غیبت کبریٰ اور نیابت عمومی

سید حسین نقوی

فکر کے لئے مناسب اور قطعی ساز گار ہے۔

شیخ طوسی کتاب غیبت میں شیخ صدوق سے اور وہ احمد بن حسن مکتب سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتا ہے کہ میں شیخ ابو الحسن سمری (قدس سرہ) کی وفات کے سال بغداد میں تھا، میں وفات سے پہلے ان کی خدمت میں حاضر ہوا وہ حضرت قائم آل محمدؐ کی جانب سے ایک توقیع باہر لائے جس میں لکھا ہوا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے علی بن محمد سمری! اللہ تعالیٰ تیری مصیبت میں تیرے بھائیوں کے اجر کو زیادہ کرے، بتحقیق تو چھ روز میں دنیا سے گزر جائے گا پس تو موت کے لئے تیار ہو جا اور کسی کو وصیت نہ کر کہ تیرے بعد تیرا قائم مقام ہو، کیونکہ بالتحقیق غیبت تامہ واقع ہو گئی ہے اور پھر اس وقت تک ظہور نہیں ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی جانب سے اذن واجازت نہ ہو، وہ خدا جس کا ذکر بلند ہے، بلکہ وہ ظہور طولانی زمانہ کے بعد ہو گا، جب لوگوں کے دل سخت ہو جائیں گے اور زمین ظلم وجور سے بھر جائے گی اور جلدی ہو گا کہ شیعوں میں ایسے لوگ ہوں گے جو مشاہدہ کا دعویٰ کریں گے (بطور نیابت)، آپ آگاہ رہیں کہ جو شخص خروج سفیانی اور صیحہ آسمانی سے پہلے مشاہدہ کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا و مفتری ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

وہ کہتا ہے کہ ہم نے اس توقیع کو استنساخ کیا اور اس کے پاس سے چلے گئے جب چھٹا دن ہوا، تو اس کے پاس واپس آئے، وہ اس وقت احتضار اور جان کنی کی حالت میں تھے، ان سے پوچھا گیا۔ کہ آپ کے بعد آپ کا وصی کون ہے۔ فرمایا: للہ امر ھو بالغہ۔ امر خدا کے لئے ہے اور وہی اس امر کو انجام تک پہنچانے والا ہے۔ وفات پا گئے اور یہ ان کا آخری کلام تھا۔

علی بن محمد سمری رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد، مذکورہ بالا توقیع کے مطابق غیبت کا اول دور (غیبت صغریٰ) ختم ہو گیا اور غیبت کا دوسرا دور جسے غیبت کبریٰ کہتے ہیں، شروع ہوا۔ اس زمانہ میں قائم آل محمدؐ کے لئے خاص نائب مقرر نہیں ہوئے بلکہ نیابت عمومی کا دور شروع ہوا۔ یعنی ایک کلی عنوان (مجتہد عادل جامع الشرائط) مقرر ہوا کہ ہر زمانہ میں جس پر منطبق ہو، وہی نائب امام ہے۔ اس کی اطاعت واجب ہے اور اس کی مخالفت حرام ہے۔ اس نظریہ کی دلیل میں بہت سی احادیث اور روایات آئمہ طاہرین علیہم السلام سے وارد ہیں۔ ان میں سے چند ایک کی جانب اشارہ کیا جاتا ہے:

۱۔ اسحاق بن یعقوب کلینی جو اجلہ اور اخیار شیعہ علماء میں شمار ہوتے ہیں اور احادیث اہلبیتؑ کے حامل ہیں، انہوں نے چند مسائل قائم آل محمدؐ سے پوچھے تو ان کے جواب میں محمد بن عثمان عمروی کے ذریعہ امام عالی مقامؑ کی جانب سے یہ توقیع (تحریر) صادر ہوئی۔ اما الحوادث الواقعہ فارجعوا فیھا الی رواۃ احادیثنا فانھم حجتی علیکم وانا حجۃ اللہ۔ جو حالات اور حوادث تمہارے سامنے پیش آئیں، ان میں ہماری احادیث کے حاملین، علمائے اعلام کی جانب رجوع کیجئے، یہ لوگ میری طرف سے تم پر حجت ہیں اور میں اللہ کی جانب سے حجت ہوں۔

۲۔ وہ حدیث جو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے آیہ مجیدہ ومنھم امیون لا یعلمون الکتاب (بقرہ ۷۳) کی تفسیر میں وارد ہے۔ شیخ انصاری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے سچائی اور صداقت کے آثار پھوٹے پڑتے ہیں۔ یہ حدیث مفصل ہے۔ اس کے چند الفاظ یہ ہیں:

"اما من کان من الفقھاء صائنا لنفسہ حافظا لدینہ مخالفا لھویہ مطیعا لا مر مولاہ فللعوام ان یقلدوہ۔" فقہا میں سے جو شخص اپنے نفس کو بچانے والا، اپنے دین کا محافظ، اپنی نفسانی خواہشات کا مخالف اور اللہ تعالیٰ کے اوامر کا مطیع ہو، تو عوام پر واجب ہے کہ اس کی تقلید کریں۔

۳-وہ حدیث جو مشائخ ثلاثہ (کلینیؒ، صدوقؒ، طوسیؒ) سے عمر بن حنظلہ کی مقبولہ کے نام سے معروف ہے، وہ حضرت صادق آل محمدؑ سے روایت کرتا ہے، آپ نے فرمایا: دیکھو کہ تم میں سے جو شخص ہماری احادیث روایت کرتا ہے اور ہمارے حلال وحرام پر نظر رکھتا ہے (یعنی مجتہد ہے) اور ہمارے احکام کو جانتا ہے (یعنی فقیہ ہے) اس کو حکومت کے لئے اختیار کرو کہ میں نے اس کو تم پر حاکم قرار دیا ہے۔ پس جب اس نے ہمارے حکم کے مطابق کیا اور کسی نے اس حکم کو قبول نہ کیا، بے شک اس شخص نے خدا کے حکم کا استخفاف کیا اور اسے کم وزن سمجھا اور ہمیں رد کیا ہے اور جو شخص ہمیں رد کرتا ہے، وہ خدا کو رد کرتا ہے اور خدا کو رد کرنا، اس کے ساتھ شرک کرنے کی حد تک ہے۔

۴-حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ اللھم ارحم خلفائی۔ (بار الہا! میرے خلفاء پر رحم فرما) عرض کیا گیا آپ کے خلفاء کون ہیں، فرمایا: جو میرے بعد آئیں گے اور میری حدیث اور سنت کو نقل کریں گے۔

۵-یہ بھی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے علماء امتی کانبیا بنی اسرائیل "میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔"

جس طرح بنی اسرائیل کے انبیاء حضرت موسیٰؑ کے دین کے محافظ تھے اور امت موسیٰؑ پر ان کی اطاعت لازم ہے۔

☆☆☆

مولا علیؑ

اہل ایماں کے ولی ، مولا علیؑ
ایک جام کوثری ، مولا علیؑ
صاحب جود و سخاوت آپ ہیں
اے سخی ! ابن سخی ، مولا علیؑ
ضیغم داور ، جری ، شمشیر حق
آپ ہیں مولا علیؑ ،مولا علیؑ
مدح کی مجھ کو سعادت مل گئی
اور وجہ شاعری ، مولا علیؑ
لوح دل پر آپ کا بس نام ہے
صورت حرف جلی ، مولا علیؑ
اپنے عصیاں پر بہت ہوں شرمسار
کیجئے پردہ دری ، مولا علیؑ
رحم ہو واجد کے حال زار پر
دست حق ، دست نبیؐ ،مولا علیؑ

واجد سحری۔ طبیہ کالج۔ قرول باغ۔ (نئی دہلی)

منقبت

نشان فضل و شرف سبط مصطفےٰؐ ہیں حسینؑ
صداقتوں کے امیں پرچم ہدیٰ ہیں حسینؑ
سراپا لطف وکرم مخزن عطا ہیں حسینؑ
کہ آیت فلا تنہر کے مدعا ہیں حسینؑ
جمال حسن نبوت کے آئینہ ہیں حسینؑ
تجلی رخ زیبائے مصطفےٰؐ ہیں حسینؑ
پس شہادت عظمیٰ بھی سربلند رہے
پس شہادت عظمیٰ بھی معجزہ ہیں حسینؑ
پھر اس کے بعد نہ ہو گا فروغ باطل کو
میانہ حق و باطل وہ معرکہ ہیں حسینؑ
عمل میں سیرت وکردار علم و قوت میں
سراپا آئینہ ذات مرتضیٰؑ ہیں حسینؑ
کریم ایسے کہ دشمن کو بھی کیا سیراب
رحیم ایسے کہ رحمت کا سلسلہ ہیں حسینؑ
جہاں جہاں پہ ضرورت ہے رہنمائی کی
وہاں وہاں پہ تمہارے نقوش پا ہیں حسینؑ
پدر سے ان کے ہے جاری سلاسل اربع
تو پھر میں کیوں نہ کہوں جان اولیاءؒ ہیں حسینؑ
حسینؑ معنی ذبح عظیم ہیں اریب
وہ ابتدا تھی اسی کے یہ انتہا ہیں حسینؑ
لبوں نہ گرم ہو کیونکر پئے شہادت حق
کہ ہم ہیں مقتدی جسکے وہ مقتدیٰ ہیں حسینؑ
یہ مت کہو کہ گئے کیوں وہ کربلا کی طرف
تمہارے پست تخیل سے ماورئی ہیں حسینؑ
مجیب ثبت ہے یہ بات صفحہ عالم پر
کہ راہ صبر وعزیمت کے رہنما ہیں حسینؑ

مجیب احمد صدیقی۔ بالو گنج۔ ضلع گونڈہ۔ (یو۔پی)

رسالت مآبؐ کا سورج

عرب میں چمکا تیری آب وتاب کا سورج
اندھیرے چیر گیا انقلاب کا سورج
بچا لیا ترے دامن کی وسعتوں نے ہمیں
جلا ہی ڈالتا ورنہ عتاب کا سورج
وہ کربلائے معلیٰ جہاں بنام حسینؑ
چمک رہا ہے رسالتمآبؐ کا سورج
جلا کے شام غریباں کی ظلمتوں میں چراغ
بجھا گیا وہ ستم کے شباب کا سورج
ہوئی جو شام تو اپنے لہو میں ڈوب گیا
جہاں نے دیکھا نہیں اس حساب کا سورج
بروز حشر شفاعت کا ہاتھ رکھ دینا
سروں پہ ہو جو گناہ و عذاب کا سورج

احمد نسیم ہاشمی۔ سنگرام پور۔ بدایوں۔ (یو۔پی)